مشرق کا فراموش کردہ نابغہ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے (گولڈ میڈلسٹ)

پی۔ایچ۔ڈی

مترجم:

محمد شفیع بلوچ

ایم۔اے اردو، پنجابی



ناشر: بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ لاہور پاکستان

THE NEGLECTED GENIUS OF THE EAST

مشرق کا فراموش کردہ نابغہ

مُصنّف

پروفیسر ڈاکٹر محمّد مسعود احمد

ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ) پی۔ ایچ۔ ڈی

مترجم:

محمّد شفیع بلوچ

ایم۔ اے، اردو، پنجابی

ناشر:

بزمِ عاشقانِ مصطفٰی

لاہور، پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۹

نام کتاب ـــــــ مشرق کا فراموش کردہ نابغہ
مصنف ـــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
مترجم ـــــــ محمد شفیع بلوچ (ایم اے)
اشاعتِ اول ـــــــ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء
تعداد ـــــــ گیارہ سو
ناشر ـــــــ بزمِ عاشقانِ مصطفٰے
صفحات ـــــــ ۴۰

ہدیہ دُعائے خیر بحق معاونین

بیرونِ جات کے حضرات روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کریں۔

ناشر: بزمِ عاشقانِ مصطفٰے

مکان نمبر ۲۵ ، زبیر سٹریٹ نمبر ۳۲ ، فلیمنگ روڈ، لاہور

تقدیم

مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ حقیقت میں مغربی مفکرین کے لئے غیر معروف شخصیت ہیں۔ اسی طرح بر صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں بھی یہ ہمہ پہلو مفکر گوشہ گمنامی میں رہے، یہی وجہ ہے کہ میں مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کو "مشرق کا فراموش نا.بغہ" کہتا ہوں۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت، زندگی اور کام کے بارے میں میری دلچسپی سب سے پہلے تو میرے والد بزرگوار مرحوم مفتی اعظم مولانا محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (م- ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) اور بعد ازاں مرکزی مجلس رضا، لاہور نے بڑھائی۔ ۱۹۷۰ء میں مرکزی مجلس رضا نے (مولانا پر) تحقیقی کام کی طرف پیش رفت کی۔ مجلس کی طرف سے شوق دلانے پر میری رسائی موجود مواد تک ہوئی اور میں متعجب ہوا کہ بر صغیر کے محققین نے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کو نہ صرف قابل اعتناء نہیں سمجھا بلکہ ان کے فکری امتیاز، احترام اور اثرات کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں۔ اس لئے میں نے عدم توجہی اور بدگمانیوں کے اس جالے کو ہٹانے کی کوشش میں درج ذیل مضامین اور رسائل رقم کئے:

☆۱۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات، لاہور ۱۹۷۱ء

☆۲۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، لاہور ۱۹۷۲ء

☆۳۔ رضا خان، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، لاہور، جلد ۱۰، باب ۵،

میری یہ عاجزانہ کوششیں بار آور ثابت ہوئیں اور بر صغیر پاک و ہند کے علاوہ دوسرے ممالک کے محققین اور مورخین نے ان کی تحریروں پر ہمدردانہ توجہ دی۔

ضمناً" (میں یہ عرض کرتا چلوں) کہ ۱۹۷۵ء میں علامہ ارشد القادری، پرنسپل اسلام
مشنری کالج ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ نے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کو مغرب میں
متعارف کرانے کی غرض سے مجھے ان پر انگریزی میں مقالہ لکھنے کو کہا۔ اس وقت میں عدیم الفرصت
کے علاوہ متعلقہ مواد تک رسائی بھی نہ رکھتا تھا کہ جس کا مطالعہ کرنے کے بعد میں کسی نتیجہ
پہنچوں اور مغربی قارئین کے لئے مستند تفصیل پیش کر سکوں۔

اب میں نے یہ مختصر مقالہ لکھا ہے جو ایک عظیم المرتبت شخصیت کا محض سرسری
تعارف ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کوشش کسی محقق کو معرکۃ الارا کام کرنے پر اکسائے گی
اور عدم توجہی کی دھند میں لپٹی ہوئی اس نابغہ روزگار مذہبی شخصیت کے اصلی خدوخال بے نقاب
کرے گی۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، کراچی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد اور
پروفیسر محمد حنیف خان، سکھر میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مقالہ کو بہتر
بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے نوازا۔ میں دیگر تمام احباب کا بھی شکرگزار ہوں کہ جن کی مدد
کے بغیر یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچتا۔

جولائی ۱۹۷۶ء

محمد مسعود احمد
گورنمنٹ کالج مٹھی، سندھ

عرض مترجم

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ پورے عالم اسلام کی وہ بلند پایہ شخصیت ہیں کہ جن کی فقہی اور اجتہادی بصیرت کا ایک زمانہ معترف و معتقد ہے۔ ان کا تفکر تدبر اور علمیت اہل سنت کے ایک مسلک کی اساس ثابت ہوئی۔

توحید و رسالت اور مودت و محبت کے مابین تعلق اور فرق کو انہوں نے اپنی سحر انگیز تحریروں سے کچھ اس انداز میں بیان کیا کہ جو براہ راست دلوں پر اثر کرتی ہیں۔

مذہبی، معاشرتی، سماجی اور سیاسی مسائل کے بارے میں ان کی مدلل آراء حرف آخر کا درجہ رکھتی ہیں۔ وہ جتنے اچھے نثر نگار اور بلند پایہ محقق تھے اتنے ہی اچھے شاعر بھی تھے۔ حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت رکھنے والے اہل دل مسلمانوں کے لبوں پر ان کے سلام کا کوئی نہ کوئی شعر ضرور رہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت جیسی ہمہ جہت شخصیت کے نقاد بھی کچھ زیادہ ہی تھے جو تنقیدی اور علمی سطح سے بہت نیچے اتر کر حسد اور بغض پر اتر آئے اور ان کی شخصیت پر ہر قسم کے مجہول الزامات لگائے گئے جو بالآخر وقت نے غلط ثابت کر دیئے۔ اب اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کی تصانیف روشنی کا کام دے رہی ہیں۔

محترمی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے اس انگریزی مقالے کا جو انہوں نے مغرب والوں کے لئے اس عظیم نابغہ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے رقم کیا تھا اور جو مشرق والوں کے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے، کے اردو ترجمہ کی سعادت میرے حصے میں آئی۔

"Neglected Genius of the East" کو مرکزی مجلس رضا، لاہور نے شعبان ۱۳۹۸ھ / جنوری ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ ۲۸ صفحات پر مشتمل یہ تالیف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے مختصر حالات پر انگریزی میں شاید پہلی مختصر کتاب تھی۔ اعلیٰ حضرت کی شخصی معلومات کے سلسلے میں آج کل حالات اگرچہ ستر کی دہائی سے کہیں بہتر ہیں تاہم بنیادی ماخذات تو وہی ہیں جن کا اس کتاب میں تذکرہ ہے۔ یوں یہ مقالہ کبھی Out of date نہیں ہو سکتا۔

میں نے اس کا اردو ترجمہ تو ۱۹۸۰ء میں کر لیا تھا جس کی ایک دو اقساط ماہنامہ "انوار الفرید" ساہیوال میں شائع بھی ہوئی تھیں۔ اب حال ہی میں (۱۹۹۵ء) اس مقالہ کو سلطان ارشد القادری صاحب نے اپنے سہ ماہ رسالہ "دستگیر" کوئٹہ میں بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔

یہ تالیف پڑھتے وقت ہو سکتا ہے کہ قارئین کو طرز تحریر میں کہیں اجنبیت محسوس ہو۔ اصل میں انگریزی کا طرز بیان ہی کچھ اس طرح کا ہے کہ اردو میں ہزار کوشش کے باوصف بات بنتی نظر نہیں آتی ویسے

یہ تالیف پڑھتے وقت ہو سکتا ہے کہ قارئین کو طرزِ تحریر میں کہیں اجنبیت محسوس ہو۔ اصل میں انگریزی کا طرز بیان ہی کچھ اس طرح کا ہے کہ اردو میں ہزار کوشش کے باوصف بات بنتی نظر نہیں آتی ویسے بھی جہاں ترجمے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بدیسی زبانوں کے علمی ورثے سے آگاہی ہوتی ہے وہاں کوشش بسیار کے باوجود کتاب کی اصل روح تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ یہ بہت کم ہوا ہے کہ ترجمہ نے تخلیقی درجہ حاصل کر لیا ہو۔ بہرحال اپنی تمام تر کوتاہیوں کے ساتھ یہ ترجمہ پیش ہے۔

حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مجھے لکھنے اور لکھانے کی ترغیب دی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی طرف خاص طور پر متوجہ کیا اور مواد کی فراہمی میں بھی ہمیشہ وسیع القلبی کا مظاہرہ کیا۔

اب اسے بزم عاشقان مصطفیٰ، لاہور کی جانب سے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم اگر کہیں فروگزاشت ہوئی ہو تو درگزر فرماتے ہوئے مطلع بھی فرمائیں۔

اور اب آخر میں ایک گزارش ---- میرے بابا علی خاں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں جنہوں نے عسرت و تنگدستی کے باوجود مجھے علم کے نور سے آراستہ و پیراستہ کیا۔

آسماں تری لحد پر شبنم افشانی کرے

غلام غلامان مصطفیٰ

محمد شفیع بلوچ
(ایم-اے، ایم فل)
بستی محمود آباد، موضع درگاہی شاہ
ڈاک خانہ ۱۸- ہزاری ضلع جھنگ

۱۶ جون ۱۹۹۷ء

The Neglected Genius of the East

"مشرق کا فراموش کردہ نابغہ"

خاندان

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ بریلی (ہندوستان) میں ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اور دادا مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء) برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم دین گردانے جاتے تھے۔ اور ان کی حیثیت انجمن ایسی تھی۔(۱)

تعلیم

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ نے تعلیم اپنے والد ماجد (۲) کے علاوہ درج ذیل معروف علماء کرام سے حاصل کی

۱: شیخ احمد بن زین دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)(۳)

۲: شاہ آل رسول رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء)

۳: شیخ عبدالرحمان مکی رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء)

۴: شیخ حسین بن صالح رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء)

۵: شاہ ابوالحسن احمد رحمتہ اللہ علیہ (م-۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

تبحر علمی

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ نے حیرت انگیز طور پر کم و بیش پچاس علوم میں مہارت حاصل کی جن میں قدیم سائنس (۴)، جدید سائنس (۵) اور مروجہ سائنس کے ساتھ

۱۔ تفصیلی سوانح کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء۔ ص ۵۸، ۱۹۳، ۵۳۱، "جواہر البیان فی الاسرار الامکان" از احمد رضا خاں (مطبوعہ بریلی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

۲، ۳۔ "الاجازۃ المتینہ لعلماء بمکتہ والمدینہ" از حامد رضا خاں، مطبوعہ ۱۳۸۲ھ/۱۹۰۶، ص ۳۲

۴۔ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء میں آپ نے زمین کی محوری گردش کے قدیم فلسفہ کے رد میں ایک کتاب "فوز مبین در رد حرکت زمین" مرتب کی۔

ساتھ مشرقی علوم بھی شامل ہیں اور ان علوم میں آپ نے بہت سا علمی ورثہ چھوڑا۔ آپ کے خلیفہ مولانا محمد ظفرالدین بہاری رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۲ھ /۱۹۲۶ء) نے آپ کی تمام تصانیف کو تاریخی ترتیب سے "المجمل المعدد" کے نام سے آپ کی وفات کے بارہ سال بعد ۱۳۲۸ھ /۱۹۰۹ء میں مرتب کیا۔ اس فہرست میں انہوں نے آپ کی ۳۵۰ کتب اور رسائل جو کم و بیش پچاس علوم پر مشتمل تھے، کا ذکر کیا ہے۔ (۶) آپ کا علم حقیقتاً "ایک انسائیکلوپیڈیا کے برابر تھا۔ (۷)

تصوف

۱۲۹۴ھ /۱۸۷۶ء میں آپ اپنے والد کی معیت میں شاہ آل رسول رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۲۹۷ھ /۱۸۷۹ء) کی خدمت میں حاضر ہو کر قادری سلسلہ میں بیعت ہوئے اور قادری سلسلہ کے ساتھ ساتھ تیرہ دوسرے سلاسل کی بھی آپ کو خلافت و اجازت عطا ہوئی۔ (۸)

۵۔ ۱۳۲۷ھ /۱۹۰۸ء میں جب آپ کو فلسفہ کا مطالعہ کیے ہوئے تقریباً" چالیس برس ہو گئے تھے، آپ کے خلیفہ محمد ظفر الدین بہاری نے آپ کی توجہ امریکہ کے مشہور ماہر فلکیات و ریاضی پروفیسر البرٹ کی اس پیشین گوئی کی جانب مبذول کرائی جس میں اس نے کہا تھا کہ ۱۷/ دسمبر ۱۹۱۹ء کو پوری دنیا میں ستاروں کے قران سے دنیا میں ہولناک تخلیقی خلل واقع ہو گا۔ احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے اس پیشن گوئی کی تردید قانون ریاضی کی رو سے کی جو بعد میں صحیح ثابت ہوئی اس کے بعد آپ نے ۱۳۳۸ھ /۱۹۱۸ء میں ایک کتاب بعنوان "الکلمتہ الملھمہ فی الحکمت المحکمہ لی رد الفلسفتہ المشمعہ" تحریر کی۔ یہ کتاب میرٹھ (بھارت) سے ۱۳۹۵ھ /۱۹۷۵ء میں طبع ہوئی۔ شاید یہ اس کا پہلا ایڈیشن ہے۔

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے پہلے وائس چانسلر سر ضیاء الدین (پی۔ ایچ۔ ڈی Contingon اور ڈی۔ ایس سی کلکتہ) (بھارت کے مشہور ریاضی دان) ایک سوال میں الجھ گئے۔ جب انہوں نے اس سلسلے میں احمد رضا خاں سے رجوع کیا تو آپ نے بلا تامل وہ سوال حل کر دیا۔ (The Minarat۔ کراچی، اگست ۱۳۹۴ھ /۱۹۷۴ء)۔ ۱۳۳۸ھ /۱۹۱۹ء میں آپ نے امریکی پروفیسر البرٹ کی پیشن گوئی کو غلط ثابت کیا۔ (حیات اعلیٰ حضرت از ظفرالدین بہاری، مطبوعہ کراچی ۱۹۳۸، ص ۱۵)

۶۔ یہ مکمل فہرست مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی۔

۷۔ دیکھئے "الافادات الرضویہ" از محمود احمد قادری

۸۔ ملاحظہ فرمائیں "الاجازات لامتینہ" از حامد رضا خاں، ص ۴۱، ۴۰

حج

(۱۲۹۵ھ /۱۸۷۸ء) میں آپ اپنے والد کے ساتھ پہلے حج کو روانہ ہوئے اور مکہ کے مشہور علمائے عرب سے اسناد حاصل کیں (۹)۔ آپ نے دوسرا حج ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء کو کیا۔ مکہ اور مدینہ میں قیام کے دوران آپ کو علمائے کرام کی طرف سے شاندار تقاریظ سے نوازا گیا۔ یہ علماء آپ سے اسناد فتاویٰ حاصل کرنے آئے تھے (۱۰)

عظیم فقیہ

۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ /۱۸۶۹ء کو آپ نے فتویٰ نویسی کا آغاز کیا اور مسلم فقہ کے تحت فتاویٰ دینے شروع کئے۔(۱۱) اس وقت آپ صرف بارہ برس کے تھے۔(۱۲) اس کے بعد آپ نے اس شعبے میں اتنا عظیم الشان امتیاز حاصل کیا کہ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ پورے عالم اسلام کے علمائے کرام نے انہیں ایک عظیم فقیہ تسلیم کیا۔(۱۳)

۹۔ "مرشد اعلیٰ حضرت" از محمود احمد
قیام مکہ کے دوران آپ نے شیخ حسین صالح (م ـ ۱۳۰۲ھ /۱۸۸۲ء) کے اصرار پر انہی کی تصنیف "جوہرۃ المضیہ" پر عربی میں شرح "النیرۃ الوضیتہ" ۱۲۹۵ھ /۱۸۷۸ء) کے عنوان سے لکھی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف اکیس برس تھی۔ "تذکرہ علمائے ہند" از رحمان علی، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ /۱۹۱۴، ص ۱۶، ۱۷

۱۰۔ ملاحظہ فرمائیں، "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" از محمد مسعود احمد ۱۳۹۵ھ /۱۹۷۵ء مطبوعہ لاہور "الدولتہ المکیہ" ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء از احمد رضا خاں مطبوعہ کراچی، "حسام الحرمین" ۱۳۲۴ھ /۱۹۰۶ء از احمد رضا خاں مطبوعہ لاہور "الفیوضات المکیتہ" ۱۳۲۶ھ /۱۹۰۸ء از احمد رضا خاں مطبوعہ کراچی، "فتاویٰ الحرمین" ۱۳۱۶ھ /۱۸۹۸ء از احمد رضا خاں مطبوعہ کراچی

۱۱۔ "فتاویٰ رضویہ" از احمد رضا خاں، جلد اول ص ۱۹۱، مطبوعہ ۱۳۲۸ھ /۱۹۱۰ء ـ یہ استفتاء بھارت، چین، افریقہ امریکہ اور عرب ممالک سے موصول ہونے پر بلامعاوضہ جاری کئے گئے۔ ایک ہی وقت میں ان کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ "فتاویٰ رضویہ" جلد سوم، اعظم گڑھ ۱۳۸۱ھ /۱۹۶۱ء ص ۲۳۰

۱۲۔ ظفرالدین "حیات اعلیٰ حضرت" ص ۲۸۰

۱۳۔ محمد مسعود احمد: "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۵ء

"فتاویٰ الحرمین" از احمد رضا خاں ۱۳۱۷ھ /۱۸۹۹ء ـ یہ رسائل رضویہ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ /۱۹۷۴ء میں شامل ہے جسے عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری نے ایڈٹ کیا۔

آپ نے اسلامی فقہ میں اتنا عبور حاصل کیا کہ بعض اہم فتووں میں علامہ شامی علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ، شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ جیسے عالم اسلام کے متبحر علمائے کرام سے اختلاف کیا۔ (۱۴) آپ کو فقہ میں غیر معمولی بصیرت حاصل تھی۔ مندرجہ ذیل علماء دانشور، صحافی حضرات نے آپ کے تبحر علمی اور فقہی مقام کو بڑے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

☆ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے خیالات،

"ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا"۔ (۱۵)

☆ مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمتہ اللہ علیہ، احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

"میرے خیال میں مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت و الجماعت کے عظیم عالم و فاضل تھے"۔ (۱۶)

☆ پاکستان کے مشہور مذہبی و سیاسی رہنما، ابوالاعلیٰ مودودی اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں جو انہوں نے ماہنامہ "ترجمان اہل سنت" کراچی کے مدیر کو مورخہ ۱۲/ فروری ۱۹۷۴ء کو لکھا۔

"میرے خیال میں مولانا احمد رضا خاں مرحوم مذہبی علوم و بصیرت کے حامل اور مسلم سواد اعظم کے قابل احترام رہنما تھے"۔ (۱۷)

☆ ڈاکٹر عبداللہ (چیئرمین انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) لکھتے ہیں۔

۱۴۔ "فاضل بریلوی کا فقہی مقام" از غلام رسول مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

۱۵۔ "اوراق گم گشتہ" از رحیم بخش شاہین، ص ۱۸۵، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء بحوالہ عابد احمد علی یکم اگست ۱۹۶۸ء (قلمی)

۱۶۔ "مواعظ مظہری" از محمد مسعود احمد، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

۱۷۔ ماہنامہ "ترجمان اہل سنت" کراچی، مئی جون ۱۹۷۵ء، ص ۱۳

> "عالم اپنی قوم کا ذہن اور اس کی زبان ہوتا ہے اور وہ عالم جس کی فکر و نظر کا محور قرآن حکیم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو، وہ ترجمان علم و حکمت، نقیب حق و صداقت اور محسن انسانیت ہوتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ بھی ایسے ہی عالم دین تھے تو یہ مبالغہ نہ ہو گا"۔(۱۸)

☆ جناب خورشید احمد نے احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی علمی بصیرت پر بحث کرتے ہوئے اپنی رائے کا یوں اظہار کیا۔

> "مولانا رضا احمد خان رحمتہ اللہ علیہ بریلوی مکتب فکر کے بانی اور اس مسلک کے نہایت اہم عالم ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی عیسوی کے آخری ربع میں تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا اور یہ سلسلہ ان کی وفات یعنی ۱۹۲۱ء تک جاری رہا۔ فقہ اور تفسیر کے علاوہ وہ فلسفہ اور ریاضی کے بھی فاضل تھے۔ ان کی تحریروں کا معیار بہت بلند ہے۔ قرآن حکیم کے بامحاورہ اردو ترجمہ کے علاوہ انہوں نے عربی زبان میں علم الکلام کے موضوع پر متعدد کتب تصنیف کیں۔ انہوں نے اہلحدیث اور علمائے دیوبند کی تردید میں بہت سی کتب لکھیں"۔(۱۹)

☆ ماہنامہ "معارف" (بھارت کا صف اول کا جریدہ) کے مدیر کا اظہار خیال

۱۸۔ "آزادی کی ان کہی کہانی" از گل محمد فیضی، مطبوعہ سرگودھا ۱۹۷۴ء۔ ص ۱۴۸ "پیغامات یوم رضا" سے اقتباس (مطبوعہ لاہور)

۱۹۔ "تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند"۔ از فیاض محمود مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء جلد دہم باب گیارھواں۔ ص ۲۴۲ جلد دوم باب ہفتم ص ۴۰۷ بھی ملاحظہ فرمائیں

"مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ مرحوم اپنے وقت کے بہت بڑے عالم، مصنف اور فقیہ تھے، انہوں نے فقہ کے اہم مسائل پر سینکڑوں اور ہزاروں رسائل اور مقالات تحریر کئے"۔(۲۰)

☆ "Lesnouvellous" پورٹ لوئیس / ماریشس کے مدیر رقم طراز ہیں،

"مولانا امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ اسلام کے بہت بڑے مصنف ہیں۔ تصنیف و تالیف کے سلسلے میں کم و بیش سات سو کتب میں انہوں نے بارہ جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" تالیف کیا، ہر جلد کم و بیش ۸۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ سائنس کا بھی عمیق علم رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ ریاضی اور علم فلکیات کے بھی فاضل تھے۔ آپ نے ساری زندگی مذہب کے لئے وقف کر دی اور اہل سنت و جماعت کے عقائد پر حملہ کرنے والوں کے لئے ڈھال ثابت ہوئے۔ مکہ مدینہ کے سفر کے دوران وہاں کے ممتاز علمائے دین نے آپ کی بڑی قدر و منزلت کی اور آپ کو "امام اہل سنت" کے خطاب سے نوازا۔ آپ کی روحانی پیشوائی کے پیش نظر انہوں نے آپ کو رواں صدی کا مجدد گردانا۔(۲۱)

☆ برصغیر کے نامور ادیب اور نقاد نیاز فتح پوری نے احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں اپنی رائے یوں ظاہر کی۔

"میں مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ چکا ہوں۔ وہ غیر معمولی علم و فضل کے مالک تھے۔ ان کا مطالعہ وسیع بھی تھا اور گہرا

۲۰۔ گل محمد فیضی، "ایضاً"۔ ص ۱۴۱

۲۱۔ LES Nouvellous (Dimanche 26 janvier 1969- port louis-maurritius p-5

بھی۔ ان کا نور علم ان کے چہرے بشرے سے بھی ہویدا تھا۔ فروتنی اور خاکساری کے باوجود ان کے روئے زیبا سے حیرت انگیز حد تک رعب ظاہر ہوتا تھا"۔

(بحوالہ ترجمان اہل سنت" کراچی۔ دسمبر ۱۹۷۵ء۔ ص ۲۷)

اگرچہ آپ جسمانی لحاظ سے دبلے پتلے تھے تاہم آپ کی شخصیت دیوہیکل تھی۔ آپ نے اپنے زمانے پر گہرا اثر چھوڑا۔ آپ کے معاصرین میں کسی نے بھی مسلم سواداعظم پر اتنا گہرا اثر نہیں چھوڑا جتنا کہ برصغیر پاک وہند کے مشرق سے لیکر مغرب تک اور جنوب سے لیکر شمال تک آپ نے چھوڑا۔

☆ پاکستان کے معروف دانشور ڈاکٹر ایس ایم اکرام نے ان اثرات کا یوں جائزہ لیا:

"....... لیکن یہ عوام میں بڑے مقبول ہیں اور مغربی پاکستان میں خصوصاً" پنجاب کے جنوب مشرقی حصے میں آپ کی گرفت بڑی مضبوط ہے"۔(۲۲)

مذہبی خدمات

احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ صحابہ کرام و تابعین کے مسلک میں یقین رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ بہت سے علوم کے ماہر تھے تاہم آخری سالوں میں آپ نے اپنی تمام تر توجہ مندرجہ ذیل مذہبی علوم پر مرکوز کر دی۔(۲۳)

☆ آنخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حمایت و دفاع۔

☆ مسلم تہذیب میں مروجہ جدید خیالات (بدعت) کی بیخ کنی۔

☆ حنفی فقہ کے مطابق فتاویٰ نویسی۔

۲۲۔ "ماڈرن مسلم انڈیا اینڈ دی برتھ آف پاکستان" از ایس ایم اکرام، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء، ص ۱۱۷

۲۳۔ "الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکتہ البہیہ" از مولانا احمد رضا خان۔ ص ۳۷، ۳۸

آپ اپنے اس نصب العین سے غیر متزلزل تیقن کے ساتھ کچھ اس طرح عہدہ برا ہوئے کہ آپ کے ہمعصر علماء میں سے کوئی بھی آپ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کا اعتراف دنیا کے مستشرقین بھی آپ کے پوشیدہ علمی خزانے کے مطالعہ کے بعد ضرور کریں گے۔

آپ نے مسلم تہذیب بالخصوص برصغیر پاک و ہند کی مسلم سوسائٹی میں اجتہاد کے ذریعے عظیم انقلاب برپا کیا' یہی وجہ ہے کہ شیخ اسماعیل بن خلیل اور شیخ موسیٰ علی شامی جیسے معروف عربی فضلاء آپ کو چودھویں صدی کا مجدد گردانتے ہیں۔ اگر آپ اس صدی کے مجدد پکارے جاتے ہیں تو یہ ہے بھی حقیقت (۲۴)۔ پوری دنیا کے مسلمان مدبر اور اولیائے کرام آپ کی اسلامی خدمات کو نہ صرف خراج عقیدت پیش کرتے ہیں بلکہ آپ کی غیر معمولی اور حیرت انگیز علمیت کی تصدیق کرتے ہیں (۲۵)

۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں آپ نے بریلی (یو۔پی' انڈیا) میں "دارالعلوم منظر الاسلام" کی بنیاد رکھی جس نے آپ کی شخصیت کی شہرت میں اضافہ کیا تاہم دوسروں کی طرح احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی پروقار شخصیت کی شہرت ایسی نہ تھی کہ وہ اس دارالعلوم کی مرہون منت ہوتی۔ بھارت اور بالخصوص پاکستان کے اکثر دارالعلوم پر آپ کے اثرات ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خلفاء و تلامذہ میں روحانی و تبلیغی جذبہ کی نئی روح پھونکی ان میں سے بعض نے دین اسلام کی بیش بہا خدمت سرانجام دیں جو تاریخ میں محفوظ ہیں۔ (۲۶)

۲۴۔ "حسام الحرمین" از احمد رضا خاں' مطبوعہ لاہور' ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء' ص ۱۴۰' ۱۴۲

۲۵۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے محمد مسعود احمد۔ ایضاً" عبدالحکیم "معارف رضا" (لاہور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء) غلام رسول "فاضل بریلوی کا فقہی مقام" لاہور ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء۔ شیر محمد "محاسن کنز الایمان" لاہور ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء) وغیرہم

۲۶۔ مندرجہ ذیل خلفاء و تلامذہ کے جذبات قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر سید سلیمان اشرف' سید محمد محدث' نعیم الدین مراد آبادی' سید دیدار علی' امجد علی' ظفرالدین' مفتی ضیاء الدین' برہان الحق' سید احمد ابوالبرکات وغیرہم

آپ کے مشہور خلیفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں ساری دنیا کا دورہ کیا اور سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ مولانا موصوف کی عالمی شہرت یافتہ ڈرامہ نگار اور فلسفی جارج برنارڈ شا سے مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو مومباسا (Mombassa) کے سفر کے دوران ملاقات ہوئی تو مذہبی معاملات بھی زیر بحث آئے۔ بحث کے بعد جب شا ان سے علیحدہ ہوا تو اس نے اپنے احساسات کو یوں بیان کیا۔

"مجھے ان سے شناسائی پیدا کر کے بڑی مسرت ہوئی ان کے ساتھ کیا ہوا سفر میری یادوں کا گراں بہا خزانہ ہے"۔(۲۷)

عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا شاہ احمد نورانی (۲۸)۔ اور ان کے داماد ڈاکٹر فضل الرحمان انصاری (۲۹)۔ (م۔ ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء) نے بھی اسلام کے لئے بڑی خدمات سرانجام دیں۔ موخر الذکر نے انگریزی میں درج ذیل عنوان کے تحت ایک منفرد کتاب مرتب کی۔

"دی قرآنک فاؤنڈیشن اینڈ سٹرکچر آف مسلم سوسائٹی" مطبوعہ کراچی ۱۹۷۳ء(۳۰)

سیاسی خدمات

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی حیثیت ایک ریاستی نواب جیسی تھی۔ آپ مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۲۸۲ھ /۱۸۶۶ء) مشہور عالم دین اور مجاہد جو کہ

۲۷۔ کے۔ ایس انصاری اور ایم۔ ایچ زبیری۔ "ڈرامہ نگار اور عالم دین" (کراچی ۱۹۷۰ء) ص ۳۲

۲۸۔ صدر انٹرنیشنل اسلامک مشنریز گلڈ (ہیڈ کوارٹر کراچی۔ پاکستان)

۲۹۔ صدر ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن (ہیڈ کوارٹرز کراچی۔ پاکستان)

۳۰۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کتاب پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ""اسلام کو سمجھنے کے لئے بہترین اسباب مہیا کرنے والی کتاب۔" (کتاب کی تعارفی تقریب ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی پاکستان میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں منعقد ہوئی)۔

جنرل بخت خاں کے ساتھ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء میں حکومت برطانیہ کے حملہ کے خلاف لڑ
کے پوتے تھے۔ جنرل ہڈسن نے مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کا سر قلم کرنے کے لئے
۵۰۰۰۰ روپے کے انعام کا اعلان کیا۔ انگریزی مورخ لکھتے ہیں کہ رضا علی خاں رحمتہ اللہ
نے انگریزی تسلط کے خلاف اپنی تمام تر طاقت صرف کی اور مجاہدین آزادی کی گھوڑوں
ہتھیاروں کے ذریعے مدد کی (۳۱)۔

ایسے مجاہد کے پوتے ہونے کے ناطے آپ اپنے آپ کو تحریک آزادی سے الگ
نہیں رکھ سکتے تھے اگرچہ عملی طور پر آپ نے جنگ آزادی میں حصہ نہیں لیا تاہم قرآن
حدیث کی روشنی میں فلسفہ آزادی پیش کر کے آزادی کی راہ ہموار کی۔

یہ آزادی سے محبت ہی تھی کہ مولانا فضل الحق (م۔ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء)۔ (۳۲)
اور شہید شاعر مولانا کفایت علی کافی (م۔ ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء)۔ (۳۳) جیسی شخصیات آپ
پسندیدہ تھیں۔

آپ ہندو مسلم اتحاد کے مخالف تھے یہی دو بنیادی نظریہ تھا جسے حقیقتاً پاکستان
اساس کہا جا سکتا ہے۔

۱۹۲۰ء میں جب شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال اور انجمن حمایت اسلام کے دیگر اراکین
کے ایماء پر اسلامیہ کالج، لاہور کو ترک موالات میں الجھایا گیا تو پروفیسر حاکم علی، وائس پرنسپ

۳۱۔ حضرت مولانا شاہ رضا علی صاحب (مضمون) از اسد نظامی، ہفت روزہ الہام، بہاولپور، شمارہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۴ء

۳۲۔ مولانا فضل الحق، خیر آباد میں ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء پیداء ہوئے۔ آپ بہت بڑے فلسفی اور عظیم المرتبت ولی تھے۔ آ
نے ۱۸۵۷ء میں دہلی میں مجاہدین آزادی کے دلوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کی اور جزیرہ انڈیمان (سری لنکا)
جلاوطن ہوئے جہاں آپ نے ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو وفات پائی۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے "الثوریہ الہندیہ" لا
۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء از عبدالحکیم شرف قادری ۔

۳۳۔ مولانا کفایت علی کافی، عالم، شاعر اور مجاہد تھے آپ نے دہلی میں ۱۸۷۵ء میں برطانوی استعمار کے خلاف جہاد کیا
۳۰ اپریل ۱۸۵۸ء کو مراد آباد (یو۔ پی انڈیا) میں آپ کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ (گل محمد فیضی، آزادی کی ان
کہانی، سرگودھا، ۱۹۷۴ء) صفحات ۱۱۲، ۱۱۳۔ تذکرہ علمائے ہند سے اقتباس)

اسلامیہ کالج، لاہور نے ایک استفتاء مولانا احمد رضا خاں کو پیش کیا۔ آپ اس بحرانی صورتحال کے وقت شدید علیل تھے تاہم آپ نے بلا خوف و خطر فتویٰ دیا جو کہ "**المحجتہ الممتحنہ**" (۳۴) کے نام سے شائع ہوا۔

اس رسالہ کو تحریک آزادی کے لئے قیمتی دستاویز کہا جاسکتا ہے اس نے ڈاکٹر محمد اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح جیسے عظیم سیاست دانوں کے خیالات میں تبدیلی کی راہ ہموار کی۔

آپ کے خلفاء، تلامذہ اور مریدین نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا۔ ان حضرات نے مولانا ابو الکلام آزاد اور علی برادران سے مناظرے کئے۔ ۱۳ار رجب ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء کو بریلی میں جمعیت العلمائے ہند کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا ابو الکلام آزاد سٹیج پر موجود تھے۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء مولانا سید سلیمان اشرف رحمتہ اللہ علیہ، مولانا محمد ظفرالدین رحمتہ اللہ علیہ، مولانا حامد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحبزادے)، محمد برہان الحق رحمتہ اللہ علیہ وغیرہم بھی مدعو تھے، انہوں نے ابو الکلام آزاد سے سیاسی معاملات پر بر سرعام مناظرہ کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت کی۔ (۳۵) ۱۹۴۶ھ / ۱۳۶۶ء میں بنارس (انڈیا) میں ایک فقید المثال کانفرنس منعقد ہوئی۔ برصغیر پاک وہند کے کونے کونے سے ہزاروں علماء (اعلیٰ حضرت کے عقیدت مند) اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ پاکستان کے حق میں ایک متفقہ قرار داد منظور ہوئی اس کے بعد آپ کے خلفاء، تلامذہ اور مریدین نے پورے برصغیر میں اپنی

۳۴۔ "اعلیٰ حضرت کے معاصرین کے ساتھ تعلقات" از سید نور محمد قادری "الہام" بہاولپور ۱۴ جون ۱۹۷۵ء "فاضل بریلوی اور ترک موالات" از محمد مسعود احمد، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

۳۵۔ تاریخی مناظرہ۔ "الہام" بہاولپور جون ۱۹۷۵ء ص ۲۔ نوٹ: دہلی کے مفتی محمد مظہراللہ (م۔ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) نے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف فتویٰ دیا (دیکھئے رئیس احمد جعفری۔ "اوراق گم گشتہ" لاہور، ۱۹۶۸ء مفتی محمد مظہراللہ "فتاویٰ مظہری" (کراچی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء)۔ تھانہ بھون کے مولانا اشرف علی نے بھی ہندو مسلم اتحاد کے خلاف فتویٰ دیا، لیکن ان کے پیرو کاروں کی اکثریت نے ان کے فتووں کے خلاف عمل کیا۔

تمام قوتیں سیاسی عمل میں صرف کیں۔ (۳۶) ان لوگوں میں چند معروف حضرات کے نام یہ ہیں۔

☆ مولانا سید محمد محدث رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء)

☆ مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) (۳۷)

☆ مولانا سید محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء)

☆ مفتی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۶ء)

☆ مولانا عبدالعلیم رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء)

☆ مولانا محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء)

☆ مولانا عبدالحامد بدایوانی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

مسلم سواد اعظم کی کثیر تعداد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت مند تھی اور اس سواد اعظم نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مسلمان ووٹروں کی اکثریت آپ کی، آپ کے خلفاء مریدین اور عقیدت مندوں کے زیر اثر تھی، پس قیام پاکستان کا سہرا آپ کے اور آپ کے مریدین کے سر جاتا ہے۔

دنیا کے مورخوں بالخصوص برصغیر پاک و ہند کے مورخوں کو چاہئے کہ وہ تحریک آزادی کے اس اہم پہلو کو اپنی توجہ کا مرکز بنائیں۔ (۳۸)

۳۶۔ دیکھئے فیاض محمود "تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند" لاہور ۱۹۷۲ء۔ جلد دوم باب ہفتم۔ ص ۴۱۳، ۴۲۳، ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۰ء میں آپ کے خلیفہ مولانا نعیم الدین نے ہندو مسلم اکثریت کی بنیاد پر تقسیم کی حمایت کی (السواد الاعظم، مرادآباد ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء۔ ص ۱۳/۱۵)

۳۷۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان معرض وجود میں آجانے کے بعد قائداعظم کی زیر صدارت انتقال اقتدار کی کانفرنس ہوئی جس میں ان کے ساتھ مملکت کے متعلق اہم مسائل اور مستقبل کے لئے دستور پر کھل کر بحث ہوئی۔ (کے۔ ایس انصاری۔ ص ۱۹ ایضا")

۳۸۔ ☆ احمد رضا خاں اور ان کے پیروکاروں کی سیاسی کامیابی کے لئے دیکھئے، محمد مسعود احمد "فاضل بریلوی اور ترک موالات" مطبوعہ لاہور ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

☆ محمد مسعود احمد "رضا بریلوی" انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (اردو) پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ جلد دہم۔ باب پنجم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دین اسلام کا جز لاینفک سمجھا جاتا ہے اور اسی محبت نے دنیا کی مسلم تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ بر صغیر پاکستان و ہند میں اس محبت کے مشعل بردار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آپ کی زندگی کا اہم مقصد تھا۔ اور اس محبت کے دفاع میں آپ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ کی زندگی اور آپ کی تحریروں میں محبت کا یہی جذبہ کار فرما ہے۔ حب اور ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں آپ نے کسی سے کوئی رعایت نہ کی۔ آپ کی تمام شاعری کی بنیاد بھی یہی محبت تھی۔ (۳۹) آپ کی شاعری مذہبی اور سیاسی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو گہری نیند سے جگایا' ان کے دلوں کو کدورتوں سے پاک کیا اور اس جگہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آگ کو فروزاں کیا جہاں کہیں لوگوں نے اسے بجھانے کی کوشش کی۔

ادبی خدمات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ بڑے ذہین وفطین شاعر تھے۔ آپ نے شاعری کی مشکل ترین صنف نعت کو اپنایا۔ پھر بھی آپ نے نعتیہ شاعری میں عظیم الشان مرتبہ پایا۔ اعلیٰ حضرت حضور رسالت ماب کے فقید المثال عاشق صادق' بہت بڑے عالم اور

☆ آئی۔ ایچ قریشی "علماء ان پالیٹکس" کراچی ۱۳۹۳/ ۱۹۷۳ء۔ ص ۲۰۷

☆ غلام معین الدین "حیات صدر الافاضل" لاہور

☆ عبدالنبی کوکب "مقالات یوم رضا" جلد اول و سوم' لاہور ۱۹۶۸ھ /۱۹۷۱ء

☆ ایضاً "تاریخ پاکستان کی گم گشتہ کڑیاں"

☆ ایضاً "فاضل بریلوی اور تاریخ" ماہنامہ ترجمان اہل سنت' کراچی فروری ۱۹۷۵ء۔ ص ۵۹,۶۱

☆ میاں عبدالرشید "برطانوی دور میں پاک و بھارت کی مسلم سیاست" روزنامہ نوائے وقت' لاہور شمارہ ۸ مئی ۱۹۷۵ء

۳۹۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدح سرائی

بلند مرتبہ ولی تھے۔ یہی ذہنی و روحانی خصوصیات آپ کی شاعری کو بلند مرتبہ عطاء کرتی ہیں۔ آپ کی شاعری جذب و کیف اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہے۔ (۴۰)

یہ امر باعث افسوس ہے کہ اردو ادب تعصب کا شکار رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی کے مورخوں اور سوانح نگاروں نے آپ کو اردو ادب میں عمدا" نظرانداز کیا اسی لئے آج کل کے مدبر تعصب کی بنا پر آپ کی شاعری کی کھلے دل سے تعریف کرتے ہوئے متامل نظر آتے ہیں۔

تقریبا" نصف صدی گزرنے کے بعد پہلی مرتبہ مولانا کوثر نیازی (سابق وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان) جو بجائے خود بڑے شاعر ہیں، کراچی کے ایک جلسہ عام میں ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء /۱۳۹۵ھ کو احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کو کھلے دل سے خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا۔

> "بریلی میں ایک شخص پیدا ہوا جو نعت گوئی کا امام تھا اور احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ جس کا نام تھا، ان سے ممکن ہے بعض پہلوؤں میں لوگوں کو اختلاف ہو عقیدوں میں اختلاف ہو لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عشق رسول ان کی نعتوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ (۴۱)

۴۰۔ ۱۳۴۸ھ ر ۱۹۲۹ء میں سیالکوٹ کے ایک جلسہ عام میں ڈاکٹر سر محمد اقبال نے احمد رضا خان کی زمین پر چار اشعار کی فی البدیہہ نظم کہی ---- "الہام" بہاولپور جون ۱۳۹۵ھ ر ۱۹۷۵ء ۔ عبدالغفار شکیل "نوادر اقبال" ص ۳ سے اقتباس

یہ واقعہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی شعری اہمیت کو آشکار کرتا ہے۔ ۱۳۲۵ھ ر ۱۹۰۷ء کو احمد رضا خان نے نعتیہ اشعار کا مجموعہ "حدائق بخشش" کے نام سے مرتب کیا۔ یہ نعتیں فصاحت و بلاغت کا عمدہ نمونہ ہیں۔ حال ہی میں حصہ اول و دوم مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی نے شائع کئے ہیں۔ دونوں حصے ۱۲۹۶ھ سے ۱۳۲۵ھ تک لکھے گئے اشعار پر مشتمل ہیں ------ مسعود

۴۱۔ فاروق شفیق، تقریب اشاعت "ارمغان نعت" کراچی ۱۹۷۵ء۔ ص ۲۹

یہ امر باعث تعجب ہے کہ ۱۹۲۰ھ سے ۱۹۷۰ء تک آپ شاعر کے طور پر ادبی مزاکز کے لئے پردہ گمنامی میں رہے لیکن ۱۹۷۰ء سے حکیم محمد موسیٰ امرتسری جیسے چند مخلص لوگوں کی مخلصانہ کوششوں سے یہ نقشہ بدلا اور ان حضرات کی انہی متعدد کوششوں کے بعد پاکستان کے علماء حقیقت حال تک پہنچ سکے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری کے متعلق چند حقائق پیش ہیں جن سے عام آدمی بھی اردو شاعری میں آپ کے مرتبے کو بہ آسانی پہچان سکتا ہے۔

☆ مرزا داغ دہلوی (م۔ ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء) احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی حضرت حسن رضا خاں صاحب کے استاد تھے۔ ایک دن انہوں نے چھوٹے بھائی کے منہ سے احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کا ایک شعر سنا۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تو جھوم کر کہا "مولوی ہو کر (۴۲) ایسے اچھے شعر کہتا ہے۔ (۴۳)

☆ محسن کاکوروی (م۔ ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء) کا نعتیہ قصیدہ اردو ادب میں خاص اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے لیکن جب محسن نے اپنا یہ قصیدہ احمد رضا خاں کو سنایا اور اس کے بعد ان کا "قصیدۂ معراجیہ" سنا تو محسن اتنے متاثر ہوئے کہ اپنا قصیدہ تہہ کر کے اپنی جیب مین ڈال لیا۔ (۴۵)

۴۲۔ "مسلمانوں کے امام" ماہرالقادری۔ فاران۔ ستمبر ۱۹۷۳ء کراچی۔ ص ۴۴، ۴۵

۴۳۔ عبدالحکیم شرف قادری "یاد اعلیٰ حضرت"۔ لاہور ۱۹۷۵ء ص ۳۶

۴۴۔ ۱۹۲۹ء میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چانسلر، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے ایماء پر یہ قصیدہ شائع ہوا۔ (دیکھئے تقدس علی۔ "میرا پسندیدہ ادب" فیض رضا۔ لائل پور۔ اپریل ۱۳۹۱ھ /۱۹۷۱ء

۴۵۔ محمد صابر نسیم۔ مجدد اسلام۔ کانپور ۱۹۵۹ء۔ ص ۱۴۳

☆ اسی قصیدہ معراجیہ پر لکھنؤ کے ممتاز شعراء نے اپنی متفقہ رائے کا اظہار یوں کیا، "اس کی زبان کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی ہے۔ (۴۶)

☆ اقبالیات کے معروف ماہر پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے سلام (۴۷) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جسے سلام کے دو چار شعر حفظ نہ ہوں"۔ (۴۸)

☆ پاکستان کے مشہور فاضل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری پر بحث کرتے ہوئے آپ کے ایک قصیدہ پر اپنی رائے کا اظہار یوں کیا کہ اردو ادب کی تاریخ میں فقید المثال ہے۔ انہوں نے "اردو شاعری اور تصوف" کے

۴۶۔ ندائے حق۔ جون ۱۹۶۰ء۔ ص ۳۱

۴۷۔ احمد رضا خاں کی شاعری کے لئے دیکھئے

☆ احمد رضا خاں۔ "حدائق بخشش" حصہ اول۔ دوم اور سوم

☆ شیر محمد اعوان۔ "مولوی احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر ایک نظر"۔ لاہور ۱۹۷۳ء

☆ نور محمد قادری۔ "اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر"۔ لاہور ۱۹۷۵ء

☆ انور علی۔ حضرت رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری۔ سعادت (لاہور۔ ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء۔ ص ۱۱ کالم ۸،۳

☆ شمس بریلوی نے احمد رضا خاں کی شاعری پر ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نعتیہ کلام کا ادبی اور تنقیدی جائزہ" پیش کیا ہے۔ یہ مقالہ ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مقالہ نگار نے احمد رضا خاں کی شاعری کا بھرپور عالمانہ اور ادبی و تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ اس مقالہ کو مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی شائع کرے گی اور ساتھ ہی احمد رضا خاں کا کلام بھی

☆ محمود احمد "امام احمد رضا خاں اور ان کا عربی کلام" حامد علی خان "ہندوستان کے عربی شعراء" فاضلانہ مقالہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (انڈیا)

☆ ۱۹۰۰ء / ۱۳۱۸ھ میں مولانا احمد رضا خاں نے "عمل الابرار" کے نام سے عربی میں ۱۶۰ اشعار پر مشتمل قصیدہ لکھا۔ یہ رضا لائبریری رام پور (انڈیا) سے دستیاب ہوا اور مولانا محمود احمد قادری کے پاس ہے مولانا موصوف مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے ۱۴۵ عربی اشعار مرتب کر رہے ہیں۔ (ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی دسمبر ۱۹۷۵ء۔ ص ۲۶، ۲۸ سے اقتباس)

۴۸۔ منظوم سلام بحضور پاک پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

موضوع پر کراچی یونیورسٹی میں ایک طویل لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں انہوں نے احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ کی شاعری کو خراج تحسین پیش کیا اور خاص طور پر ان کے دیوان "حدائق بخشش" ۱۳۲۵/۱۹۰۷ کی ایک نعت پر یوں اظہار خیال کیا۔

"اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۴۰ھ /۱۹۲۱ء) کا ذکر بھی کر دیا جائے جس سے ہمارے ادب نے ہمیشہ بے اعتنائی برتی ہے حالانکہ یہ غالباً" واحد عالم دین ہیں جنہوں نے نظم و نثر دونوں میں اردو کے بے شمار محاورات استعمال کئے ہیں اور اپنی علمیت سے اردو شاعری کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور جن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی تصوف کی بنیاد تھی"۔ (فوٹو سٹیٹ، ص ۹)

☆ پاکستان کے نمائندہ ادیب ڈاکٹر فرمان فتح پوری اپنی کتاب، "اردو کی نعتیہ شاعری" مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء کے ص ۸۶ پر رقم طراز ہیں،

"احمد رضا خاں بریلوی کا نام مسلمان علمائے دین اور نعت گوؤں کے درمیان نمایاں حیثیت رکھتا ہے"۔

☆ نیاز فتح پوری پاک و ہند کے عظیم شاعر اور نقاد ہیں۔ انہوں نے احمد رضا خاں کے فن شاعری پر یوں تبصرہ کیا۔

"شعر و ادب میرا خاص موضوع اور فن ہے میں نے مولانا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام بالاستیعاب پڑھا ہے ان کے کلام سے پہلا تاثر جو پڑھنے والوں پر قائم ہوتا ہے وہ مولانا کی بے پناہ وابستگی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، ان کے کلام سے ان کے بیکراں علم کے اظہار کے ساتھ افکار کی بلندی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا کے بعض

اشعار میں نعت مصطفوی میں اپنی انفرادیت کا دعویٰ بھی ملتا ہے جو ان کے کلام کی خصوصیات سے ناواقف حضرات کو شاعرانہ تعلی معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے فرمودات بالکل حق ہیں۔ مولانا حسرت موہانی (شاعر اور مجاہد آزادی) بھی مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کے مداح و معترف تھے۔ مولانا احمد رضا خاں عربی محاوروں اور فن تقطیع کے بھی بہت بڑے ماہر تھے"۔

(بحوالہ ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی۔ دسمبر ۱۹۷۵ء، ص ۔ ۲۸)

☆ حال ہی میں شفیق بریلوی نے نعتوں کا ایک خوبصورت انتخاب "ارمغان نعت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء) اس مجموعہ میں مولانا احمد رضا خاں کی نعت بھی شامل ہے۔ (۵۰)

وفات

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ تقریباً" نصف صدی (۱۲۸۶ھ /۱۸۹۶ء تا ۱۳۳۹ھ /۱۹۲۱ء) تک مسند افتاء پر فائز رہے۔ ۱۹۲۰ء کے بحرانی دور میں آپ نے مسلم سواد اعظم کے عقیدے مستحکم کئے اور مسلم سیاست دانوں کی رہنمائی کی۔ چنانچہ اب آپ نے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا اور اب آپ آخری سفر کی تیاری میں مصروف تھے۔ جمعتہ المبارک ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ /۱۹۲۱ء کو آپ اس جہان فانی سے عالم بالا کو سدھارے۔ (۵۱)

۴۹۔ حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا ہوا دیوان

۵۰۔ احمد رضا خاں کی شاعری

۵۱۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے۔

حسنین رضا خاں "وصایا شریف" لاہور

بدر الدین "سوانح اعلیٰ حضرت" لاہور ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء ص ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۶، ۳۶۸

آپ کا مقبرہ بریلی (یو۔ پی۔ انڈیا) میں واقع ہے۔ برصغیر کے طول و عرض میں آپ کا عرسِ صفر کی ۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر اخبارات خصوصی ضمیمے شائع کرتے ہیں۔

اولاد

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ آپ کے صاحبزادوں میں

☆ مولانا حامد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء)

☆ مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

اسلام کے معروف مشائخ ہیں۔ انہوں نے اسلام اور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بہت خدمات سرانجام دیں۔ (۵۲)

خلفاء (۵۳)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء نہ صرف برصغیر پاک و ہند کے طول و عرض بلکہ پوری اسلامی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلامی دنیا میں تقریباً ۳۵ اور برصغیر پاک و ہند میں ۳۰ حضرات روحانی پیشوائی کر رہے ہیں۔

۵۲۔ محمد مسعود احمد "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" لاہور، ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء، ص ۸۷، ۸۸

۵۳۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے۔

بدرالدین ۔ ایضاً" ۔ ص ۳۰۶

حامد رضا خاں ۔ ایضاً"

محمد مسعود احمد ۔ ایضاً" ۔ ص ۸۸، ۹۰

اسلامی دنیا میں

- ☆ شیخ محمد عبدالحئ رحمتہ اللہ علیہ
- ☆ شیخ احمد خلیل رحمتہ اللہ علیہ
- ☆ شیخ احمد خضروی رحمتہ اللہ علیہ
- ☆ شیخ محمد بن ابی بکر رحمتہ اللہ علیہ
- ☆ شیخ محمد سعید وغیرہم

پاکستان و بھارت میں

- ☆ مولانا حامد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء)
- ☆ مولانا محمد ظفرالدین رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء)
- ☆ مولانا دیدار علی رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء)
- ☆ مولانا امجد علی رحمتہ اللہ علیہ (۵۴) (م۔ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء)
- ☆ مولانا محمد نعیم الدین (۵۵) (م۔ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء)
- ☆ مولانا شاہ سلیمان اشرف رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء)
- ☆ مولانا سید احمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء)
- ☆ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ (۵۶) (م۔ ۱۹۵۴ء / ۱۳۷۴ھ)

۵۴۔ ۱۹۲۲ء میں انہوں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ارباب اختیار کی نصابی قانون تیار کرنے میں معاونت
(معارف اعظم گڑھ ۔ فروری ۱۹۲۶ء)

۵۵۔ ۱۹۲۶ء میں حکومت یو۔پی (انڈیا) نے طلاق اور شادی کے متعلق بعض مسائل کے بارے میں آپ سے ر
کیا۔ (معارف اعظم گڑھ ۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

۵۶۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نے مومباسہ کے مقام پر جارج برنارڈ شا سے ملاقات کی اور ۱۹۴۷ء میں آپ کو محمد علی جناح ۔
کراچی بلایا۔ (کے۔ایس انصاری 'ایضاً")

(نوٹ): خلفاء کے سوانح حیات کی تفصیلات کے لئے دیکھئے محمد صادق قصوری "خلفائے اعلیٰ حضرت" لاہور
۱۳۹۵ھ، ۱۹۷۵ء

☆ مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء)

☆ مفتی ضیاء الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء (مدینہ)

رشد و ہدایت کی کرنیں بکھیرتے واصل بحق ہوئے۔

کارہائے نمایاں

حضرت مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نابغہ روز گار تھے۔ انہوں نے بچپن میں ہی تصنیف و تالیف شروع کی، ان کی پہلی کتاب "**ہدایتہ النحو**" پر عربی زبان میں حاشیہ پر مشتمل تھی جو انہوں نے دس برس کے سن میں تحریر فرمائی۔ دوسری کتاب انہوں نے ۱۳ برس کی عمر میں "ضوالنہایہ" کے نام سے ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء میں عربی زبان میں رقم کی۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر عربی، فارسی اور اردو میں متعدد کتب و رسائل تصنیف کئے۔ ان کتب کا اندازہ ایک ہزار کے لگ بھگ ہے جو کہ ۵۰ علوم کے متعلق ہیں۔ (۵۷)

۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء میں ۳۰ برس کی عمر میں انہوں نے ۷۵ کتب و رسائل مکمل کئے (۵۸)۔ ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء تک یہ تعداد بڑھ کر ۵۰۰ تک پہنچ گئی۔ (۵۹) اس کے علاوہ انہوں نے تفسیر لکھی (۶۰) اور مختلف سے متعلق تقریباً ۱۵۰ کتب پر حواشی رقم کئے۔ (۶۱) یہ امر

۵۷۔ آپ کی کتب کی تاریخی ترتیب کے لئے دیکھئے:

☆ محمد ظفر الدین **ایضاً**" حصہ اول و دوم۔ ☆ "**المجمل المعدد لتالیفات المجدد**" ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء لاہور ۱۹۷۴ء۔ ☆ رحمان علی۔ **ایضاً**" لکھنؤ ۱۹۱۴ء / ۱۳۳۲ھ ص ۶۶۔ ☆ نظامی بدایونی۔ "قاموس المشاہیر" جلد اول، ص ۶۔ ☆ عبدالحق "قاموس الکتب" کراچی ۱۹۶۱ء، جلد اول، ص ۱۴۶، ۲۱۸، ۳۸۲، ۴۶۳، ۸۸۳، ۹۱۰، ۹۲۴ اور ۱۰۶۳

آپ کے شائع شدہ کام کی فہرست خانقاہ بر کاتیہ مارہرہ (بھارت) سے دستیاب ہے۔

۵۸۔ رحمان علی۔ **ایضاً**"۔ ص ۱۸

۵۹۔ **محمد ظفر الدین۔ المجمل** وغیرہ

۶۰۔ شاہ فضل رسول کی کتاب "**المعتقد المنتقد**" پر شرح بعنوان "**المستند المعتمد بجاۃ العبد**" کے نام سے حال ہی میں ترکی کے شہر استنبول سے شائع ہوئی ہے۔ (۱۹۷۶ء)

۶۱۔ محمد مسعود احمد۔ **ایضاً**"۔ ص ۸۳۔ (حاشیہ از عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری)

باعث افسوس ہے کہ کہ ایس۔ ایم اکرام جیسے بعض فاضل، مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی صحیح تعداد سے بے خبر رہے۔ اس لئے توانہوں نے لکھا کہ

''مولوی احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر پچاس کے قریب رسائل لکھے''۔ (۶۲)

صحیح تعداد تقریباً'' ۵۰۰ ہے۔ چند رسائل سے اندازہ لگا کر میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ ہر رسالہ کا ورق تحقیق سند کی حیثیت رکھتا ہے اور جن کے حوالہ جات کی کتب متعدد ہیں۔ آپ کے بہت سے رسائل اور کتب بریلی میں ابھی تک غیر مطبوعہ پڑے ہیں۔ چند ایک بریلی، مراد آباد، لاہور، کراچی وغیرہ سے شائع ہوئے ہیں۔

''پاک وہند کی ضخیم ادبی تاریخ'' کے مولف جناب شمس الدین نے حضرت احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''مختلف النوع اور سائنسی موضوعات پر سینکڑوں اور ہزاروں کتب تحریر فرمائیں''۔ (۶۳)

آپ کا نہایت ہی ضخیم کام ''فتاویٰ رضویہ'' ہے۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۴ء میں آپ نے اس کی سات جلدیں مکمل کیں، بعد میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۲ جلدوں تک پہنچ گئی (سائز فی جلد (۲۰X۲۶/۸) اور ہر جلد تقریباً'' ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

مکہ کی لائبریری کے مہتمم شیخ اسماعیل خلیل نے جب ان فتاویٰ کو پڑھا تو انہوں نے والہانہ انداز میں احمد رضا خاں کو لکھا۔

۶۲۔ ایس۔ ایم۔ اکرام۔ ایضاً''۔ ص ۱۱۶

۶۳۔ فیاض محمود اور عبادت بریلوی ''تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند'' لاہور ۱۹۷۲ء۔ جلد ۱۱، باب ا۔ ص ۲۹۔ احمد رضا خاں ''فتاویٰ رضویہ'' جلد اول ص۔ ۴ پر بھی ملاحظہ فرمائیں

"خدا کی قسم! اگر ابو حنیفہ نعمان رحمتہ اللہ علیہ ان فتاویٰ کو دیکھتے تو بلاشبہ ان کو دلی مسرت ہوتی اور وہ اس کے مئولف کو اپنے تلانذہ میں شامل فرماتے"۔ (۶۴)

مخالف کیمپ کی ممتاز شخصیت اور مشہور مصنف، لکھنؤ کے حکیم عبدالحیٔ (م۔۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۳ء) یوں اعتراف کرتے ہیں۔

"سفر مکہ و مدینہ کے دوران (۱۳۲۴ھ /۱۹۰۶ء) آپ نے بہت سے رسائل تصنیف کئے اور علماء کے سوالات کے جوابات فتاویٰ کی صورت میں تحریر کئے۔ فقہ اور دیگر اختلافی مسائل پر آپ کی ہمہ گیر معلومات، سرعت تحریر اور ذہانت دیکھ کر سب کے سب حیران و ششدر رہ گئے۔ (۶۵)

دہلی کے معروف عالم دین اور شیخ حضرت مولانا زید ابو الحسن فاروقی (جو جامعہ الازہر قاہرہ کے فارغ التحصیل ہیں) حضرت احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ و دیگر علوم میں مہارت کو ان الفاظ سے خراج پیش کرتے ہیں۔

"فقہ میں مولانا احمد رضا خاں کے تبحر علمی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، وہ بلاشبہ اپنے وقت کے عظیم **فقیہہ** تھے"۔

انہوں نے مزید کہا۔

"مولانا کفایت اللہ کی "**کفایت المفتی**" (جسے مولانا حفیظ الرحمان واصف نے مرتب کر کے دہلی سے شائع کیا) کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اس میں حوالہ جات نہیں ہیں اور اس کی معقولیت

۶۴۔ حامد رضا خاں۔ **ایضاً**" مکتوب مورخہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۶۵۔ عبدالحیٔ "**نزہتہ الخواطر**" حیدر آباد (دکن)۔ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء جلد ہشتم۔ ص ۳۹

بھی مشکوک ہے۔ اس کے برعکس مولانا احمد رضا خان کے فتاویٰ نہ صرف مباحث میں کامل ہیں اور معقول ہیں بلکہ مستند حوالہ جات فراہم کرتے ہیں یہ وسعت اور گہرائی میں بے مثال ہیں اور خیالات کے افق کو وسیع کرتے ہیں یہ علمی اور زبانی حوالہ جات کے لئے سرمایہ ہیں۔ کسی کو احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق اس تصور کو نہیں دیکھنا چاہئے جو جعلی مفکرین نے پیش کیا۔ معاصرین میں کوئی بھی آپ کے علم اور فقہ کی عمیق معلومات میں ہم پلہ نہیں تھا"۔ (مسجد فتح پوری، دہلی کے مولانا محمد مکرم احمد کے نام خط محررہ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۵ء سے اقتباس)۔

مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ کے بعض مخالف بھی ان فتاویٰ کے حوالے دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر مخالف کیمپ کے مولوی کفایت اللہ (۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء) نے ان فتاویٰ سے رجوع و استدلال کیا (۶۶)۔ اور اعتراف کیا کہ مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ کو مسلم فقہ کی لطافت پر بڑا عبور حاصل تھا، جیسا کہ الور (حیدر آباد، پاکستان) کے علامہ مفتی محمد محمود نے بیان کیا۔

دوسرا اہم کام جو احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ نے علم مذہب کے سلسلہ میں سر انجام دیا وہ اردو میں قرآن پاک کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ جداگانہ خصوصیات کا حامل ہے۔ یہ ترجمہ "کنز الایمان" جس پر محمد نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ نے حواشی تحریر فرمائے "کنز الایمان فی ترجمتہ القرآن" کے نام سے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔ اردو زبان میں قرآن پاک کے متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تقریباً ۲۵ تراجم کنز الایمان کی اشاعت سے پہلے اور تقریباً ۵۰ اشاعت کے بعد، لیکن ان تمام تراجم میں "کنز الایمان" کا شمار صف اول

۶۶۔ محمد مسعود احمد، مواعظ مظہری۔ کراچی ۱۹۶۹ء، ص ۳۱

میں ہوتا ہے۔ مترجم بعض نازک اور ناممکن مقامات سے بھی بطریق احسن گزر جاتا ہے۔ ان کے کام کا سرسری جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

قرآن

☆ النفختہ الفاتحہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء)

☆ جالب الجسنان (۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)

☆ "کنزالایمان فی ترجمتہ القرآن" (۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء)

احادیث

☆ النجم الثواقب (۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء)

☆ الروض البہیج

☆ مدارج طبقات الحدیث (۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۸ء)

فقہ

☆ حقیق الاحقاق (۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء)

☆ الکاس الاحاق (۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء)

☆ الشرعتہ البہیہ (۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۷ء)

☆ ردالقضاۃ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)

☆ جد الممتار (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء) ۱۲ جلدوں میں

تصوف

☆ بوارق طلوع (۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء)

☆ نقاء السلافہ (۱۳۰۱ھ/۱۹۰۱ء)

وراثتی قوانین

☆ المقصد النافع (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء)

☆ طیب الامعان (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)

علم الکلام

☆ السعی المشکور (۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء)

منطق

☆ مقامع الحدید (۱۳۰۴ھ/۱۸۶۶ء)

علم تکبیر

☆ الجائب الاکسیر (۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء)

علم ہندسہ

☆ الاشکال الاقلیدس (۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء)

☆ اعالی العطایا (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆ المجمل الدائرہ (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

ریاضی

☆ عزم البازی (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆ کلام الفہیم (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆ جداول الریاضی (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆الماہیات (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء

☆البدور (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

☆کتاب الارثماطیقی (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ہیئت

☆اقمعار الانشرح (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆الصراح الموجز (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆الکلمتہ الملہمہ (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء)

☆فوز مبین در رد حرکت زمین (۱۳۱۹ھ/۱۹۲۰ء)

☆نزول الایات فرقان بسکون زمین و آسمان (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

☆جادۃ الطلوع (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

☆معین مبین بہردور شمس وسکون زمین (۱۹۲۰ء)

توقیت

☆الانجب الانیق (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء)

☆کشف العلہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

☆درء القبح (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

زیجات

☆مسفر المطالع (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

تنجیم

☆زاکی البہا (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

الجبراء

☆ حل المعادلات (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء)

جفر

☆ الثواقب الرضویہ (۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء)

☆ الجلداول الرضویہ (۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء)

☆ العجوبتہ الرضویہ (۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء)

شاعری

☆ حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء)

تجوید

☆ الجام الصاد (۱۳۱۷ھ / ۱۹۰۰ء)

کیمیاء

☆ المطر السعید وغیرہ۔

حرف آخر

نصف صدی گزرنے کے بعد شاید دنیا کے مستشرقین، مشرق کے اس عظیم عبقری کے بارے میں سن کر حیران ہونگے۔ بلاشبہ یہ حیرت انگیز بات ہے۔ بدقسمتی سے احمد رضا خاں کی زیادہ تر تحریریں شائع نہ ہو سکیں۔ صرف چند ایک اشاعتی اداروں نے جن کی طباعت اور جلد بندی کا معیار انتہائی پست تھا وہ مفکروں کے لئے باعث کشش نہ بن سکیں۔ برصغیر پاک و ہند کے مسلم مورخوں اور ادیبوں نے ان کے متعلق جاننے کی زحمت گوارا نہ کی۔

دانستہ یا غیر دانستہ انہوں نے آپ کو نظر انداز کیا اور تقریباً" نصف صدی تک یہی چشم پوشی جاری رہی۔ مشرقی موضوعات سے متعلق امریکی اور یورپی مورخوں کے کام کا زیادہ تر انحصار ثانوی ماخذات پر ہے ان کی براہ راست ماخذات تک پہنچ نہیں اور خاص طور پر ایسے ماخذات جو اردو میں تحریر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ نادانستہ وہ تاریکی میں رہے۔ اس لئے وہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے ناآشنا ہیں۔ لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ اسلامیات کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ بلیان نے مجھے لکھا کہ وہ ابھی تک احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے واقف نہیں۔

احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کو مذہبی اور سیاسی پلیٹ فارم پر اتفاقاً" متعدد مشکلات اور حریفوں سے پالا پڑا۔ مذہبی پلیٹ فارم پر مولانا حسین احمد دیوبندی، انڈیا (م۔ ۱۳۷۷ھ /۱۹۵۷ء)۔ دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علمائے ہند کی ممتاز شخصیات ان کی حریف تھیں۔ جبکہ سیاسی پلیٹ فارم پر مولانا ظفر علی خاں جیسے ممتاز صحافی اور سیاست دان تھے (٦٧)۔ اس کے علاوہ متعدد اور حریف بھی تھے جن کی مخالفت کشمکش کا باعث بنی۔ نتیجتہ" آپ کے حریف تعلیم یافتہ طبقے پر اثر انداز ہوئے۔ جبکہ مسلم سواد اعظم پر احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کا اثر رہا۔ جیسا کہ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام وضاحت کرتے ہیں۔

"بریلوی طبقہ کو دیوبند جیسا عظیم مدرسہ میانہ ہو سکا اس وجہ سے وہ تعلیم یافتہ طبقے پر کوئی قابل ذکر اثر نہ چھوڑ سکے (٦٩) لیکن یہ مغربی

٦٧۔ محمد مسعود احمد۔ ایضاً" (دیباچہ) دیکھئے حسین احمد۔ "نقش حیات"۔ دیوبند۔ ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء۔ ایضاً" "الشہاب الثاقب علی المشرق الکاذب" دیوبند ۱۳۲۵ھ /۱۹۰۷ء

٦٨۔ دیکھئے، بہارستان (لاہور) درج ذیل عنوانات کے تحت:

☆ دارالتکفیر ۱۳۴۴ھ /۱۹۲۵ء۔ ص ۵۱۴۔ ☆ بریلویات۔ ص ۵۱۸۔ ☆ شیعہ اور بریلوی۔ ۱۳۴۷ھ /۱۹۲۶ء۔ ص ۵۲۴۔ ☆ محمد مسعود احمد "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" وغیرہ ص ۲۰۶،۱۴۹۔ ☆ نگارستان (لاہور) ۱۹۷۳ء ص ٦۵ میں بھی دیکھیں۔

پاکستان کے عوام میں بڑے مقبول ہیں۔ خصوصاً" پنجاب کے جنوب
مغربی حصے پر ان کی گرفت مضبوط ہے"۔ (۷۰)

تعلیم یافتہ طبقے پر ان کے اثرات کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ احمد رضا خاں کے پیرو کاروں کا تذکرہ پروفیسر عزیز احمد کے توہین آمیز خیالات کی طرح کیا جاتا رہا ہے۔

"بریلوی علماء کی دیو بندی علماء سے دیرینہ دشمنی، تعصب اور خود غرضی پاکستان میں بھی منتقل ہوئی۔ (۷۱) کیا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ یورپین تھے کہ دنیا کے سکالروں کو اپنی طرف متوجہ کرتے۔ ان کے علمی کام کے جائزے کے لئے جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔ انہیں مشرق و مغرب میں متعارف کرانے کے لئے انگریزی زبان میں ان کی سوانح حیات لکھی جانی چاہئے۔ اسلام پر کام کرنے والے دنیا کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کو چاہئے کہ وہ مشرق کے اس عظیم عبقری پر خصوصی توجہ دیں۔ (۷۲)

۶۹۔ لیکن ۱۹۷۰ء سے مرکزی مجلس رضا لاہور کی مخلصانہ کوششوں سے آپ تعلیم یافتہ طبقے میں متعارف اور مقبول و مشہور ہوئے جس پر ماہنامہ "خدام الدین" لاہور، شمارہ ۲ مئی ۱۹۷۵ء، ص ۱۴ نے بڑا عمیق تبصرہ کیا ہے۔ "تعلیم یافتہ طبقہ عموماً" دیوبند، علی گڑھ، دہلی اور لکھنؤ سے متاثر ہے جس کی تمام تر کوششیں احمد رضا خاں پر بے جا تنقید کے سوا کچھ بھی نہیں"۔

۷۰۔ ایس۔ ایم اکرام۔ ماڈرن مسلم انڈین اینڈ برتھ آف پاکستان۔ لاہور ۱۹۷۰ء

۷۱۔ عزیز احمد۔ ایکٹی وزم آف علماء ان پاکستان، نکی آر کدی، سکالرز، سینٹس اینڈ صوفیز مسلم ریلیجن انسٹی ٹیوشنز ۱۵۰۰۔ چیکاگو (شکاگو) ۱۹۶۳ء میں شامل ہے۔

Activisim of Ulma in Pakistan, Nikki R.Keddi. Scholars, Saints and Sufis Muslim Religion Institution since 1500 Chicago, 1963

۷۲۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کام جاری ہے جن میں درج ذیل قابل ذکر ہے:

حال (فروری ۱۹۷۵ھ / ۱۳۹۵ء) ہی میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ عربی کے صدر ڈاکٹر مختار الدین آرزو نے آل انڈیا ریڈیو سے احمد رضا خاں پر تقریر نشر کی۔ میرے خیال میں حقیقت پر سے پردہ اٹھانے کا وقت آن پہنچا ہے۔ (۷۲)

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا

۷۲۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کام جاری ہے جن میں درج ذیل قابل ذکر ہے:

☆ انٹرنیشنل اسلامک مشنریز گلڈ کراچی (پاکستان)۔ ☆ ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن۔ (کراچی)۔ ☆ مرکزی مجلس رضا لاہور۔ (پاکستان)۔ ☆ امام احمد رضا ریسرچ اکیڈمی۔ مبارک پور اعظم گڑھ (بھارت)۔ ☆ ورلڈ اسلامک مشن۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ)۔ ☆ دی سنی رضوی سوسائٹی پورٹ لوئیس (ماریشس)۔ احمد رضا خاں کی سوانح جات کے لئے درج ذیل حوالہ جات بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

☆ ----- عبد الحئی: نزہتہ الخواطر۔ حیدر آباد دکن ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء۔ جلد سوم

☆ ----- بدر الدین: سوانح اعلیٰ حضرت، لاہور ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء

☆ ----- حامد رضا خاں: الاجازۃ المتینۃ۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء

☆ ----- محمد صابر: مجدد اسلام۔ کان پور ۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء

☆ ----- محمد ادریس بلگرامی: طیب الایمان لذکر العلماء الزمان ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

☆ ----- محمود احمد: تذکرہ علمائے اہل سنت، کان پور (بھارت) ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۲ء

☆ ----- محمد مسعود احمد: فاضل بریلوی اور ترک سوالات، لاہور، ۱۹۷۰ء

☆ ----- محمد مسعود احمد: فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، لاہور، ۱۹۷۳ء

☆ ----- محمد مسعود احمد: رضا بریلوی۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (اردو) لاہور جلد دہم۔ باب پنجم

☆ ----- محمد مسعود احمد: احمد رضا خاں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (ترمیم شدہ)۔ جلد اول۔ دوم اور سوم (لیڈن)

☆ ----- رحمان علی: "تذکرہ علمائے ہند" لکھنؤ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

☆ ----- ظفر الدین بہاری: حیات اعلیٰ حضرت۔ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء چار جلدیں۔ کراچی

☆ ----- حیات اعلیٰ حضرت: چار جلدیں۔ کان پور (انڈیا)

کتابیات

احمد رضا خاں	جواہر البیان فی اسرار الامکان	بریلی، ۱۳۸۲/۱۹۶۲
احمد رضا خاں	کنز الایمان	مراد آباد، ۱۳۳۰/۱۹۱۱
احمد رضا خاں	فتاویٰ رضویہ	مراد آباد، ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
احمد رضا خاں	الاجازۃ الرضویہ	بریلی، ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
احمد رضا خاں	حسام الحرمین	لاہور، ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
احمد رضا خاں	حدائق بخشش	کراچی، ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء
احمد رضا خاں	المستند المعتمد ۱۳۲۰ھ	استنبول، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
احمد رضا خاں	الکلمتہ الملہمہ	میرٹھ، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
احمد رضا خاں	الدولتہ المکیہ	کراچی، ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۸ء
احمد رضا خاں	فتاویٰ الحرمین	لاہور، ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء
احمد رضا خاں	الفیوضات المکیہ	کراچی، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء
احمد رضا خاں	کفل الفقیہ	لاہور، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۶ء
احمد رضا خاں	النیرۃ الوضیہ	لاہور، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء
احمد رضا خاں	فوز المبین در حرکت زمین	۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء
آئی ایچ۔ قریشی	Ulma in Politics	کراچی، ۱۳۳۰ھ/۱۹۷۳ء
ایس۔ ایم۔ اکرام	ماڈرن مسلم انڈیا اینڈ برتھ آف پاکستان	لاہور، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
بدرالدین	سوانح اعلیٰ حضرت	لاہور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء
حسنین رضا خاں	وصایا شریف	لاہور
حامد علی خاں	ہندوستان کے عربی شعراء	مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
حامد رضا خاں	الاجازۃ المتینہ	بریلی، ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء

حسین احمد	الشہاب الثاقب	دیوبند، ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء
رئیس احمد جعفری	اوراق گم گشتہ	لاہور، ۱۹۶۸ء
رحمان علی	تذکرہ علمائے ہند	لکھنؤ، ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء
شیر محمد اعوان	مولوی احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری	لاہور، ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء
علامہ شمس بریلوی	اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام کا ادبی اور تنقیدی جائزہ	کراچی، ۱۹۷۵ء
ظفرالدین محمد	حیات اعلیٰ حضرت	۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۵ء
ظفرالدین محمد	المجمل المعدد لتالیفات المجدد	لاہور، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
ظفرالدین محمد	الافاضات الرضویہ	کان پور، (بھارت)
عبدالحق	قاموس الکتب، اردو	کراچی، ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء
عبدالحکیم	معارف رضا	لاہور
عبدالحکیم شرف	یاد اعلیٰ حضرت	لاہور، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
عبدالحیٔ	نزہتہ الخواطر	حیدر آباد دکن، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء
عبدالنبی کوکب	مقالات یوم رضا	لاہور، ۱۹۶۸ھ / ۱۹۷۱ء
عبدالشاہد	الثورۃ الہندیہ	لاہور، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
غلام رسول	فاضل بریلوی کا فقہی مقام	لاہور، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
غلام معین الدین	حیات صدر الافاضل	لاہور
فضل الرحمان انصاری	دی قرآنک فاؤنڈیشن سٹرکچر آف مسلم سوسائٹی	کراچی، ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء
فرمان فتح پوری	اردو کی نعتیہ شاعری	لاہور، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
فاروق شفیق	تقریب اشاعت ارمغان نعت	کراچی، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
فضل الرسول	المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ)	استنبول، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

فیاض محمود	تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند	لاہور، ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء
کے۔ انیس انصاری	A Shavian and the Oldgian	کراچی، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء
گل محمد فیضی	آزادی کی ان کہی کہانی	سرگودھا، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
لیونارڈ بائنڈر	Religion and Politics in Pakistan	لاس اینجلس، ۱۹۶۱ء۔ ص ۳۱,۲
محمود احمد قادری	تذکرہ علمائے اہل سنت	کانپور، (بھارت)، ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء
محمود احمد قادری	امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام	کانپور، (بھارت)
محمد ابراہیم خوشتر	The Religious Refdrrmerrs and Spiritual Reviver of this Century	
Lesnouvellous	پورٹ لوئیس	ماریشس، سری لنکا ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۱ء
محمد مسعود احمد	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
محمد مسعود احمد	مواعظ مظہری	کراچی، ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء
محمد مسعود احمد	فاضل بریلوی اور ترک موالات	لاہور، ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء
محمد مسعود احمد	رضا بریلوی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد دہم	پنجاب یونیورسٹی، لاہور
محمد مسعود احمد	اردو میں قرآنی تراجم و تفسیر	حیدر آباد، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء
محمد مسعود احمد	محمد صابر نسیم۔ مجدد اسلام	کانپور، (بھارت)، ۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۸ء
نور محمد قادری	اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری پر ایک نظر	لاہور، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
نظامی بدایونی	قاموس المشاہیر	بدایوں، ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء